سوال

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے تبرک حاصل کرنے کا قصہ

جواب

لحمد للہ.

ں :

اللہ علیہ وسلم کے بال، پسینہ، آپکا جوٹھا وغیرہ آثار سے تبرک اہل علم کے ہاں متفقہ طور پر جائز ہے؛ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں صحیح احادیث ثابت ہیں۔

نیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، کسی اور کیلئے نہیں ہے، چنانچہ آپ پر کسی کو قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔

لی اللہ علیہ وسلم کے آثار کو دنیا و آخرت کیلئے باعث برکت و نفع بنایا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آثار سے برکت حاصل کرنے کے عمل کو جائز قرار دیا، چنانچہ یہ کام -معاذ اللہ- شرکیہ کاموں میں سے نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی شرعی اسباب اختیار کرنے میں شامل ہے، اور ویسے بھی جس شخصیت نے

م :

ے "(5299) میں، اور طبرانی نے "الکبیر" میں، ابو یعلی نے اپنی مسند ابو یعلی (7183) میں ہشیم کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہیں عبد الحمید بن جعفر نے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ : "خالد بن ولید کی ٹوپی جنگِ یرموک کے موقع پر گم ہوگئی، تو انہوں نے کہا : "اسے تلاش کرو!"، لیکن تلاش کے

ب "(2/99)

ند "(279/7)، اور "أسد الغابة" (2/140) میں [illegible] (2/195)۔

یف ہونے کے بارے میں اشارہ بھی کیا، اور اسی لئے اس کے شروع میں کہا : "بیان کیا جاتا ہے" (اضافہ از مترجم : صیغہ مجہول کیساتھ) یہ جملہ عدم ثبوت اور ضعیف ہونے کا احساس دلاتا ہے، چنانچہ ابن کثیر کہتے ہیں :

"بیان کیا جاتا ہے کہ خالد کی ٹوپی یرموک کے موقع پر حالت جنگ میں گر گئی، انہوں نے اسکی تلاش کیلئے خوب رغبت دلائی، تو اس عمل پر انہیں تنقید کا نشانہ بنایا گیا، تو پھر خالد نے کہا : اس ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال ہیں، اور جب تک کسی بھی جنگ میں وہ میرے ساتھ رہی مجھے اسکی

ں :(1954-4/1953)

س قصہ کو درست مان بھی لیں؛ تو آج اسکی عملی صورت باقی ہی نہیں ہے، کیونکہ تبرک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے ساتھ خاص ہے، اور آج لوگوں کے پاس موجود اشیاء میں سے کسی بھی چیز کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہوتی۔

واللہ اعلم.